

استفتائاء

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

چند سالوں سے بعض نجی ٹی وی چینڈا اور کبیل آپ پر حضرات عمومی طور پر انبیاء علیہم السلام کی زندگی پر بنائی گئی فلموں کی نمائش کر رہے ہیں۔ مغربی ممالک میں تو یہ سلسلہ گذشتہ کمی دہائیوں سے جاری ہے مگر ہمارے ڈنی عزیز میں یہ سلسلہ کچھ حصے سے زور پکڑ رہا ہے۔

”دی میسج“ (The message) نامی فلم جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس زمانہ کے واقعات پر مشتمل ہے۔ اس فلم کی نمائش ”جوہ“، چینی پرہصال کی جاتی ہے۔ صرف یہ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر کو چھوڑ کر اس فلم میں تقریباً تمام صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے نام سے کرداروں کو پیش کیا ہے۔ 313 بدری صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن بھی بدر کی جنگ میں وکھائے گئے ہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ جمیعن کے ناموں پر کردار ادا کاروں نے ادا کئے۔

آج کل ”پیغام پروڈکشن“ نامی ادارے نے انبیاء علیہ السلام کی زندگی پر فلمائی گئی فلموں کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے پھیلانا شروع کر رکھا ہے۔ ان فلموں میں حضرت آدم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت سليمان علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ علیہ السلام کے فرضی کردار پیش کئے گئے ہیں۔ ان فلموں میں کئی مقامات پر نبی کا فرضی کردار کرنے والے کو اے نبی، اے یوسف، اے ابراہیم، اے پیغمبر کہہ کر پکارا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ فرضی کردار بھی کئی مقامات پر اپنے ڈائیلاگ سے خود کو اللہ کا پیغمبر کہتے ہیں۔ مثلاً حضرت سليمان علیہ السلام کے بارے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ اس دور میں شیاطین، انسانوں پر جنگ کا اعلان کر دیتے ہیں اور سلمان علیہ السلام کے نام سے کردار ادا کرنے والے کا ایک جملہ (جب وہ ایک عورت کے پاس بیٹھا ہے) یہاں نقل کرتا ہوں۔ ”ہر پیغمبر کی ایک میراث ہوتی ہے اور میری میراث شاید ان سے (یعنی سرکش شیاطین سے) جنگ ہے۔“

میوزک کی دھنیں تو ان تمام فلموں میں متواتر استعمال کی گئی ہیں۔ اور ان فلموں میں انبیاء کے ناموں سے جن کرداروں کو دکھایا گیا ہے ان کو بار بار اس طرح پکارا جاتا ہے جیسے کسی عام آدمی کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام سے جس شخص نے کردار ادا کیا ہے وہ کہتا ہے۔

۱ ”هم وہ کرتے ہیں جو محمد ہمیں کہتے ہیں..... محمد نے ہمیں بتایا کہ ایک اللہ کی عبادت کرو۔

کئی ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو وحی لاتے ہوئے دکھایا گیا ہے اور ایک انسان کو حضرت جبرائیل کے نام سے کردار دیا گیا ہے۔ اسی طرح انبیاء علیہ السلام کے نام سے بنائے گئے کرداروں پر ٹھہرہ، پاگل مجنون کہنا وغیرہ بھی فلمیا گیا ہے۔

ایسی ہی توہین پر مبنی مثالیں ان فلموں میں حد سے زیادہ موجود ہیں۔ آپ سے مندرجہ ذیل سوالات شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب طلب ہیں۔
۱) کیا اسلام میں اس بات کی گنجائش ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فلمیں یا ڈرامے تیار کئے جائیں۔ ان فلموں کی شریعت میں کیا حیثیت ہے۔ کیا یہ ناجائز ہیں اور ان کا گناہ کس درجہ کا ہے؟ کیا ایسی فلموں کو بنانے والے یا ان کا کسی بھی زبان میں ترجمہ کرنے والے اسلام کے مجرم ہیں اور شریعت ان پر کیا تغیری یا گرفت کرتی ہے؟ کیا ایسے لوگوں کو صرف توبہ کرنی چاہئے یا ان کے لئے کوئی سزا مقرر ہے؟

۲) فلم بنانے والوں کا یہ دعویٰ کرنا کہ اس فلم کی تمام دستاویز کی بڑی عرق ریزی سے قرآن، احادیث نبویہ اور مستند تاریخی حوالاجات سے تیار کی گئی ہے، ایسی صورت میں کیا فلم کو بنانے بغیر کرنے، فروخت کرنے یا دیکھنے کی کوئی گنجائش اسلام میں ہے؟

۳) کسی بھی شخص کو چاہے وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو فرضی طور پر نبی یا صحابی بنانا اور پھر دیگر فلموں کے کرداروں کی طرح اس شخص سے صحابی کے طور پر ایکٹنگ کرنے اور کروانے کے فعل کی شریعت میں کیا حیثیت ہے؟

۴) وہ شخص جو اس فلم میں بار بار خود کو نبی یا صحابی کہہ رہا ہے اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟
۵) وہ لوگ یا ادارے جو ان فلموں کی نمائش کر رہے ہیں ان کا کیا حکم ہے، ان فلموں کا کاروبار، لین دین کسی بھی درجہ میں کیا ہے؟

۶) ان فلموں کو دیکھنے والے چاہے وہ اسلامی معلومات کے حصول کی نیت سے دیکھیں یا نہیں اور دینی جذبہ کے ساتھ دیکھیں، کا کیا حکم ہے؟
۷) کیا حکومت وقت کو ایسی فلموں پر پابندی لگانی چاہیے؟

۸) جو لوگ اس فتنہ کی شدت سے آگاہ ہیں بالخصوص دینی طبقہ سے مسلک ذمہ داران، ان کو اس سلسلہ میں کیا کردار ادا کرنا چاہئے اور جانتے بوجھتے آنکھیں بند کرنے والے اور اس گناہ پر خاموشی اختیار کرنے والوں کے بارے میں کیا رائے ہے؟
جواب عناصریت فرمائے گئے فرمائیں۔ والسلام

الجواب باسم ملهم الصواب!

انبیاء علیہم السلام کی مقدس زندگیوں پر بنائی گئی فلموں میں ان کی توہین اور بے ادبی کا پہلو نکلتا ہے اور انبیاء علیہم السلام کی ادنی سے ادنی توہین کرنا بھی کفر ہے۔ امام محمد بن حکون المالکیؒ نے اس پر اجماع عقل کیا ہے:

”اجمع العلماء على ان شاتم النبي عليهما السلام والمنقص له كافر... و حكمه عند الامة القتل.“

(الاصارم المسلط لابن تیمیہ ص 7، رد المحتار لابن عابدین ج 6 ص 370)

ترجمہ: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نبی ﷺ کو گالی دینے والا اور آپ کی توہین کرنے والا کافر ہے، امت کے ہاں اس کا حکم یہ ہے کہ اسے قتل کر دیا جائے۔

حقیقت کہ اگر آپ ﷺ کے بال مبارک کی توہین کی تباہی کا فرہ ہو جائے گا۔ فتاویٰ قاضی خان میں ہے:

”وَمَنْ عَابَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشِعْرٍ مِّنْ شِعْرَاتِهِ فَقَدْ كَفَرَ.“

(فتاویٰ قاضی خان ج 4 ص 468)

ترجمہ: جس نے نبی علیہ السلام کے بال مبارک کی توہین کی وہ کافر ہو گیا۔

نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر بھی بنائی گئی فلموں میں ان کی توہین ہے اور یہ موجب کفر و ضلال ہے۔ ان فلموں میں بعض امور ایسے ہیں جو بلاشبہ کفر ہیں اور بعض موجب فتن و فجور ہیں، لہذا ان فلموں کو بنانا اور تشویہ کرنا گمراہی ہے۔

آپ کے پوچھئے گئے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:

(1): اسلام میں اس بات کی قطعاً گنجائش نہیں کہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر فلمیں تیار کی جائیں۔ حضرات انبیاء علیہم السلام کی مبارک زندگیوں پر فلم بنانا اشد حرماً اور موجب کفر ہے۔ بنانے والے مسلمان مرتد ہو چکے ہیں، ان کا نکاح ختم ہو چکا ہے۔ ان پر توبہ واستغفار اور تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں پر فلمیں بنانا موجب بھی موجب کفر و گناہ ہے۔ دوسری زبانوں میں ترجمہ کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

(2): ان کے اس دعوے کی بھی کوئی حیثیت نہیں، لہذا ایسی فلموں کو بنانا، تشویہ کرنا اور فروخت کرنا سب حرام ہے۔

(3): ان فلموں میں مسلمان کا اپنے آپ کو نبی کہنا یا کسی دوسرے کو نبی بنانا توہین نبی کی وجہ سے کفر ہے، یہ مسلمان مرتد ہو چکا ہے، اس کا ایمان اور نکاح ختم ہو چکا ہے۔ ان پر توبہ واستغفار اور تجدید ایمان و نکاح لازم ہے، اور جو شخص اپنے آپ کو صحابی یا دوسرے کو صحابی کہتا ہے وہ بھی فاسق و فاجر اور مرتد ہو گیا ہے کیونکہ اس نے آپ ﷺ کا استہزا کیا ہے کہ غیر نبی کو نبی کہرا پنچاہی کہایا دوسرے کو صحابی بنایا۔ اس پر بھی توبہ و استغفار کے ساتھ تجدید ایمان و نکاح لازم ہے۔

(4): اس کا جواب نمبر 3 کے تحت گزر چکا ہے کہ اپنے آپ کو نبی کہنے والا بوجہ توہین نبوت مرتد ہو چکا ہے اور صحابی کہنے والا بھی مرتد ہو چکا ہے۔

(5): ان اداروں کا ادارہ بارنا جائز ہے، آمدن حرام محض ہے۔

(6): ان فلموں کو اسلامی معلومات کے لیے دیکھنا عوام کے لیے جائز نہیں، محقق علماء کے لیے بغرض تحقیق دیکھنے کی گنجائش ہے۔ البتہ ثواب کی نیت سے دیکھنا قطعاً حرام ہے۔

- (7): حکومت وقت کو ان فلموں پر پابندی لگانی چاہیے اور ایسی فلمیں بنانے والوں اور ان کے نشر کرنے والوں کو عبرت ناک سزا دینی چاہیے تاکہ آئندہ کوئی بھی اس توہین و گتابخی کی جرأت نہ کر سکے۔
- (8): نہ ہبی وغیرہ بھی ہر فرد تحریک کافر یضد ہے کہ وہ ان فلموں کے بنانے اور نشر کیے جانے کے خلاف تحریک چلائیں اور حکومت وقت سے اس کے انسداد کے لیے پر زور مطابہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ شبیر احمد عفی عنہ

دارالافتاء مرکز اہل السنّت والجماعت،
چک نمبر 87، لاہور روڈ، سرگودھا۔

الجواب الصیح

نمر ۷۴۱ سید محمد حسن

۲۳ شوال ۱۴۳۲ھ طبع
۳ ستمبر ۲۰۱۱ء